سبق ۱۱ — بھیڑیا

www.ilmkidunya.com

مصنف کا تعارف:

فاروق سرور ولادت: ۲۵ مئی ۱۹۶۳ء

فاروق سرور صوبہ بلوچستان کے دارالحکومت کوئٹہ میں پیدا ہوئے۔ اُنھوں نے بلوچستان یونی ورسٹی کوئٹہ سے ایم اے انگلش کرنے کے بعد گورنمنٹ لا کالج کوئٹہ سے ایل ایل بی کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۹۱ء میں کوئٹہ ہی میں قانون کی پریکٹس شروع کر دی اور آج تک اسی پیشے کے ساتھ وابستہ ہیں۔ سیشن کورٹ کوئٹہ اور بلوچستان ہائی کورٹ کوئٹہ میں بطور ایڈووکیٹ کام کرتے ہیں۔

فاروق سرور کو کہانیاں لکھنے کا شوق بچپن ہی سے تھا۔ تادمِ تحریر اُن کی سترہ کتابیں چھپ چکی ہیں جن میں سے بارہ کتابیں پشتو کی، چار اُردو کی ایک انگریزی کی ہے۔ اُنھیں اُن کی ادبی خدمات کی بنا پر تین بار حکومتِ بلوچستان کی طرف سے بہترین کتاب کے انعام کا اور حکومتِ پاکستان کی جانب سے ''پرائیڈ آف پرفارمنس'' کا حق دار قرار دیا جا چکا ہے اور وہ اکادمی ادبیات، اسلام آباد کی جانب سے ''خوش حال خاں خٹک ایوارڈ'' بھی اپنے حاصل کر چکے ہیں۔

فاروق سرور بڑے اوصاف کے حامل لکھاری ہیں۔ وہ بیک وقت افسانہ نگار، ناول نگار، کالم نگار، مترجم اور ریڈیو، ٹی وی ڈراموں کے آرٹسٹ بھی ہیں۔

ان کی پشتو افسانوں سے ترجمہ شدہ اُردو کتاب کا نام ''ندی کی پیاس'' ہے اور شاملِ کتاب افسانہ ''بھیڑیا'' اسی کتاب سے مستعار ہے۔ یہ ایک علامتی افسانہ ہے جس میں انسانی جذبات کا باکمال اظہار ہوتا ہے۔ بعض قارئین کو یہ افسانہ اس قدر پسند آیا کہ مصنف نے اس کا انگریزی میں بھی ترجمہ کیا۔ اُن کی دوسری تصانیف میں ''دریا، لیوہ، سکاروائی، ادب سر، ساگوان اور مجرم'' شامل ہیں۔

مرکزی خیال

''بھیڑیا'' کہانی ایک علامتی کہانی ہے۔ جس میں مصنف نے بتایا ہے کہ ہر انسان اپنے خوف کے ایک ان دیکھے خول میں بند ہے۔ مصنف اس بات پر توجہ دلاتا ہے کہ اگر انسان تھوڑی ہمت کرے تو وہ سسٹم اور معاشرے میں پنپتے ہوئے جھوٹ کے خلاف کھڑا ہو سکتا ہے۔ ناحق وہ اپنے اندر کے خوف کو کھِلا کھِلا کر پالتا رہتا ہے۔

خلاصہ

میں اپنے اردگرد دیکھتا ہوں تو درختوں کا جنگل دکھائی دیتا ہے۔ دیکھنے پر پتا چلتا ہے کہ ہر درخت میں کسی نہ کسی شخص نے پناہ لے رکھی ہے۔ بہت دیر سے میں بھی ایک درخت میں پناہ لیے ہوئے ہوں۔ میری خواہش ہے کہ اب میں نیچے اُتر جاؤں کیوں کہ اب تھک چکا ہوں مگر یہ بھیڑیا جو نیچے کھڑا ہے کم بخت مجھے نیچے اُترنے ہی نہیں دیتا۔ وہ اس انتظار میں ہے کہ میں کب نیچے اُتروں اور وہ مجھے چیر پھاڑ کر کھا جائے۔ جس درخت پر میرا مسکن ہے وہ کسی جادو کا درخت معلوم ہوتا ہے۔ میری ہر خواہش اس درخت پر پوری ہو جاتی ہے۔ نرم گرم بستر، شان دار ٹی وی سیٹ، کھانے پینے کے لیے انواع و اقسام کی چیزیں ہر طرح کی آسائشیں موجود ہیں۔ مگر اس کے باوجود مجھے آزادی حاصل نہیں کیوں کہ آزادی قربانی مانگتی ہے۔ میں اپنے بھیڑیے سے خوف زدہ ہوں کیوں کہ وہ مجھ سے زیادہ طاقت ور ہے۔ اب تو راتوں کو بھی اس بھیڑیے سے خوف آتا ہے۔ لگتا ہے وہ میرا پیچھا کر رہا ہے۔ خوف سے میرے پسینے چھوٹ جاتے ہیں اور دل ڈوبنے سا لگتا ہے۔ مایوسی کے اس گھپ اندھیرے میں میں اس بات سے خوش ہوتا ہوں کہ یہ درخت کافی اُونچا ہے

کہ بھیڑیا مجھ تک نہیں پہنچ سکتا۔ دن تو مصروفیت میں گزر جاتا ہے مگر رات کو تو اب خواب بھی ڈراؤنے آتے ہیں۔ میں سوچتا ہوں کب تک اس عذاب میں مبتلا رہوں گا۔

ایک صبح میری آنکھ کھلی تو دیکھا کہ درخت کے گھنے پتوں میں سرسراہٹ ہی ہوئی۔ مجھے لگا کہ بھڑیا بالآخر آ ہی پہنچا۔ غور کرنے پر معلوم پڑا کہ وہ بھی میرے ہی جیسا ایک شخص ہے اور اس نے بھی اپنے بھیڑے جو نیچے کھڑا غرا رہا تھا کے ڈر سے درخت میں پناہ لی تھی۔ ہم دونوں لوگ تمام تر آسائشوں کے باوجود اپنے اُوپر جبر کر کر کے تھک چکے ہیں۔ حیرانی کی بات ہے کہ ہم دونوں کے بھیڑے اکثر تو خاموش شاید تاک میں بیٹھے رہتے ہیں مگر کبھی کبھی خونخوار غراہٹ کے ساتھ درخت کے تنوں پر موٹے دانت اور پنجے گاڑ دیتے ہیں۔ ایک دن کافی سوچ بچار کے بعد ہم دونوں یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ آخر کار کب تک اس خوف کے عذاب سے ڈرتے رہیں گے۔ ہم نیچے اُتریں گے اور اپنے اپنے بھیڑیوں سے مقابلہ کریں گے۔ میرا ساتھی تو ہمت کر کے کود جاتا ہے مگر میں بزدل اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہوں۔ بھیڑیا اس کی طرف لپک کر حملہ آور ہوتا ہے تو میرا ساتھی درخت کی چھوٹی سی توڑی ہوئی شاخ سے بھیڑے کو مارتا ہے۔ اس کا بھیڑیا اسی وقت زمین پر گر کر چند لمحوں میں مر جاتا ہے۔ وہ اب آزاد ہو جاتا ہے۔ میرا ساتھی مسلسل مجھے کہتا ہے نیچے اُترو بھیڑیا تمھیں کچھ نہیں کہے گا وہ بہت بزدل ہے۔ لیکن میں خوف کے مارے کانپ جاتا ہوں۔ اچانک ہی درخت چھوٹا ہونے لگتا ہے۔ دوسری طرف بھیڑیا بڑا ہونے لگتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ ہاتھی جتنا نظر آتا ہے۔ میرا ذہن ماؤف ہو جاتا ہے اور خوف سے لگتا ہے کہ میری گردن میں پھانسی کا پھندہ ہے لیور کھینچنے پر میں کبھی بھی مر سکتا ہوں۔ میرا ساتھی میری ہمت بندھاتا ہے کہ خدارا نیچے اُترو اور بھیڑیے کو مار دو۔ آخر کار میں درخت سے نیچے کود جاتا ہوں اور درخت سے توڑی ہوئی ایک چھوٹی سی شاخ سے اپنے بھیڑے کو مارتا ہوں۔ بھیڑیا دھڑام سے گر کر مر جاتا ہے۔ میں آزاد ہو کر خوشی سے جھوم کر ناچنے لگتا ہوں۔ کچھ دیر کے بعد میں اپنے ساتھی کی طرف دیکھتا ہوں تو وہ وہاں نہیں ہوتا۔ میں پھر سے ارد گرد دیکھتا ہوں تو بے شمار درختوں کا ایک جنگل ہے۔ ہر درخت میں میری طرح کسی نہ کسی نے پناہ لے رکھی ہے اور اس کا بھیڑیا کھڑا اسے خوف زدہ کر رہا ہے۔ میں زور زور سے قہقہے لگا کر سادہ لوح لوگوں کی طرف بڑھتا ہوں جو ناحق اپنے بھیڑیوں سے خوف زدہ ہیں۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
خوف ناک	دہشت ناک، ڈراؤنا	چیر پھاڑ کر کھانا	ٹکڑے ٹکڑے کر کے کھانا
مسکن	رہنے کی جگہ	جرأت	ہمت، دلیری
آسائشیں	آرام و سکون	قربانی کا تقاضا	ایثار
مصروفیت	ہر وقت کام کرتے رہنا	سنسنی	کپکپی، تھرتھری
ہلاک	جان سے مار دینا	مایوسی	نا اُمیدی، بددلی
اذیت	تکلیف، دُکھ	چابک	چھانٹا
حیرت	حیرانی	گھپ اندھیرا	مکمل تاریکی
پناہ لینا	چھپ جانا	غرانا	جانوروں کے غصے سے بولنے کی آواز

www.ilmkidunya.com

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بُزدل	ڈرپوک، کم ہمت	جبر	ظلم، ستم
اُکتاہٹ	بے زاری	گھبراہٹ	بے چینی، اضطراب
جنون	دیوانہ پن	سوچ بچار	غور و فکر کرنا
باؤلا پن	پاگل پن	عذاب	تکلیف دہ عمل
بزدل	ڈرپوک	مبتلا ہونا	کسی علت میں پڑ جانا
کوسنا	گالیاں دینا	بے سُود	بے کار
آزادی	خودمختاری	ذہن ماؤف ہونا	دُکھ یا صدمے سے بے حس ہو جانا
مجرم	جرم کرنے والا	پھندا	پھانسی کے لیے رسّی کا گھیرا
جلاد	پھانسی دینے والا پتھر دل شخص	بے سُود	بے کار، بے فائدہ
رائی کا پہاڑ	چھوٹی بات کا بتنگڑ بنانا	رقص	ناچ

www.ilmkidunya.com

پیراگراف کی تشریح

پیراگراف 1: جس درخت پر میرا مسکن ہے۔ یہ ایک عجیب سا درخت ہے بلکہ اگر میں اسے جادو کا درخت کہوں تو بے جا نہ ہوگا۔ میں یہاں جو بھی خواہش کرتا ہوں وہ فوراً پوری ہو جاتی ہے۔ اگر نرم اور گرم بستر کے بارے میں سوچوں تو وہ میرے قریب بچھ جاتا ہے۔ اُکتا جاؤں تو میرے سامنے ایک شاندار ٹی وی سیٹ آ جاتا ہے۔ جس کے اسٹیریو اسپیکرز ہوتے ہیں اور جو دنیا کا ہر اسٹیشن پکڑ سکتا ہے۔ اگر کسی بھی کھانے کے لیے میرا جی چاہے تو وہ فوراً حاضر ہوتا ہے۔ یہاں سب کچھ ہے، ہر طرح کی آسائشیں ہیں۔ لیکن یہاں جس چیز کی کمی ہے اور جس چیز کے لیے میں تڑپ رہا ہوں وہ ہے آزادی، لیکن یہ آزادی مجھ سے قربانی کا تقاضا کرتی ہے، اور قربانی یہ کہ مجھے نیچے اُترنا پڑے گا اور بھیڑیے کو ہلاک کرنا ہوگا۔ لیکن مجھ میں اتنی جرأت نہیں۔ میں بھیڑیے سے خوف زدہ ہوں اور وہ مجھ سے زیادہ طاقت ور ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مسکن	گھر، رہنے کی جگہ	اُکتا جانا	دل بھر جانا
اسٹیریو اسپیکرز	دو اسپیکرز جن سے آواز پیدا ہوتی ہے	آسائشیں	سہولتیں
تقاضا	طلب کرنا	ہلاک کرنا	جان سے مار دینا
جرأت	ہمت	--	--

حوالہ متن: سبق کا عنوان : بھیڑیا

مصنف کا نام : فاروق سرور

سیاق و سباق: مصنف کے اردگرد بے شمار درخت ہی درخت ہیں۔ ہر درخت میں کسی نہ کسی شخص نے اپنے اپنے بھیڑیے کے خوف سے پناہ

لے رکھی ہے۔ ہر شخص اپنے بھیڑیا کے خوف سے آزاد ہونا تو چاہتا ہے مگر بزدلی کی وجہ سے ایسا کر نہیں سکتا۔ اچانک اسے احساس ہوتا ہے کہ ساتھ والے درخت میں ایک آدمی ہے جو ہمت کر کے درخت سے نیچے کود جاتا ہے اور درخت کی ایک ٹہنی سے بھیڑیے کو مار گراتا ہے۔ وہ مصنف کو بھی نیچے آنے کے لیے اُکساتا ہے لیکن وہ ڈرتے ہوئے تذبذب کا شکار ہوتا ہے۔ آخر کار ہمت کر کے وہ نیچے کود کر اپنے بھیڑیے کو ٹہنی سے مار کر آزادی حاصل کر لیتا ہے۔

تشریح: جس درخت پر اب میرا ٹھکانہ ہے اس درخت کو میں جادوئی درخت کہوں تو غلط نہ ہوگا۔ اپنے ٹھکانے میں میں جس چیز کی بھی تمنا کرتا ہوں وہ فوراً پوری ہو جاتی ہے۔ خواہ وہ نرم گرم بستر ہو یا دو سے زیادہ آواز کے سپیکروں والا ٹی وی۔ کھانے پینے کی ہر چیز اور بے شمار سہولتیں دستیاب ہیں۔ مگر جس چیز کے لیے میں تڑپتا رہتا ہوں وہ ہے آزادی۔ کیوں کہ آزادی نفس اور سکون کی قربانی مانگتی ہے۔ اس کے لیے مجھے اپنے ٹھکانے سے نیچے اُترنا پڑے گا اور اپنے بھیڑیے کو جان سے مار دینا ہوگا مگر مجھ میں ہمت نہیں کیوں کہ مجھے لگتا ہے میرا بھیڑیا مجھ سے زیادہ طاقت ور ہے۔

پیراگراف 2: ہم دونوں لوگ ہیں جو اپنے اپنے بھیڑے سے خوف زدہ ہیں باوجود یہ کہ درخت میں ہمارے لیے ہر طرح کی آسائشیں موجود ہیں لیکن ہم ان آسائشوں سے خوش نہیں، جبر اور اُکتاہٹ کا احساس روز بروز ہمیں کھائے جا رہا ہے۔ اب تو ہمیں رات کو نیند بھی نہیں آتی۔ جوں ہی آنکھ لگتی ہے بھیڑے کا خوف ناک چہرہ ہمیں دوبارہ جگا دیتا ہے۔ کم بخت اب ہمارے خوابوں میں بھی گھس گیا ہے وہ یہاں ہمیں سکون سے رہنے نہیں دیتا۔ ہم دونوں کے بھیڑیے اکثر اپنی جگہ خاموش بیٹھے رہتے ہیں لیکن کبھی کبھی ان دونوں پر ایسا جنون سوار ہو جاتا ہے کہ وہ درخت پر حملہ کر دیتے ہیں۔ اس کے موٹے تنے پر دانت اور پنجے گاڑ دیتے ہیں اور اس وقت خوف ناک سی غراہٹ ہوتی ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جبر	ظلم	اُکتاہٹ	بیزاری
روز بروز	دن بہ دن	خوف ناک	دہشت زدہ
کم بخت	بُری قسمت	جنون	دیوانگی، پاگل پن
غُراہٹ	جانوروں کی غُرغُر کی آوازیں	--	--

سیاق و سباق: مصنف کے اردگرد بے شمار درخت ہی درخت ہیں۔ ہر درخت میں کسی نہ کسی شخص نے اپنے اپنے بھیڑیے کے خوف سے پناہ لے رکھی ہے۔ ہر شخص اپنے بھیڑیا کے خوف سے آزاد ہونا تو چاہتا ہے مگر بزدلی کی وجہ سے ایسا کر نہیں سکتا۔ اچانک اسے احساس ہوتا ہے کہ ساتھ والے درخت میں ایک آدمی ہے جو ہمت کر کے درخت سے نیچے کود جاتا ہے اور درخت کی ایک ٹہنی سے بھیڑیے کو مار گراتا ہے۔ وہ مصنف کو بھی نیچے آنے کے لیے اُکساتا ہے لیکن وہ ڈرتے ہوئے تذبذب کا شکار ہوتا ہے۔ آخر کار ہمت کر کے وہ نیچے کود کر اپنے بھیڑیے کو ٹہنی سے مار کر آزادی حاصل کر لیتا ہے۔

تشریح: ہم دونوں اپنے اپنے بھیڑیوں سے دہشت زدہ ہیں۔ ہمارے مسکنوں یعنی درختوں میں ہر طرح کی سہولتیں موجود ہیں مگر ہم ان تمام آرام دہ چیزوں کے باوجود خوش نہیں۔ اپنے اُوپر ظلم اور بیزاری کا احساس ہمیں ہر روز اندر ہی اندر کھائے جا رہا ہے۔ اب تو بھیڑے کا دہشت ناک چہرہ راتوں کو ہمارے خوابوں میں بھی گھس کر ہمیں سونے نہیں دیتا۔ حیرانی کی بات یہ ہے کہ ہم دونوں کے بھیڑے اپنی اپنی جگہ خاموشی سے بیٹھے رہتے ہیں مگر کبھی کبھی ان پر ایسی دیوانگی طاری ہو جاتی ہے کہ وہ درختوں کے تنوں پر پنجے گاڑنے لگتے ہیں اور پھر خوف ناک غُرغُر کی آوازیں نکالنا شروع کر دیتے ہیں۔

پیراگراف 3: میرا ذہن اب بالکل ماؤف ہے۔ میری آنکھیں بند ہیں اور مَیں پھانسی چڑھنے والے اس مجرم کی طرح موت کو خوش آمدید کہہ رہا ہوں جس کی گردن میں رسّی کا پھندا ڈالا جا چکا ہے اور جو اب اس انتظار میں ہے کہ جلاد کب لیور کھینچے گا۔ مَیں اس وقت اگر کوئی آوازیں سن رہا ہوں تو وہ صرف میرے ساتھی کی ہیں، جو نیچے سے دے رہا ہے کہ خدارا نیچے اُترو۔ تم بھیڑیے سے زیادہ طاقت ور ہو۔ بھیڑیا یونہی ایک خوف ہے۔ رائی کا ایک پہاڑ ہے جسے تم ایک ہی ٹھوکر سے اپنے راستے سے ہٹا سکتے ہو۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ماؤف ہونا	سوچنے سمجھنے کے قابل نہ رہنا	مجرم	جرم کرنے والا
رسّی کا پھندا	پھانسی کا پھندا	جلاد	جو پھانسی دیتا ہے

سیاق و سباق: مصنف کے اردگرد بے شمار درخت ہی درخت ہیں۔ ہر درخت میں کسی نہ کسی شخص نے اپنے اپنے بھیڑیے کے خوف سے پناہ لے رکھی ہے۔ ہر شخص اپنے بھیڑیا کے خوف سے آزاد ہونا تو چاہتا ہے مگر بزدلی کی وجہ سے ایسا کر نہیں سکتا۔ اچانک اسے احساس ہوتا ہے کہ ساتھ والے درخت میں ایک آدمی ہے جو ہمت کر کے درخت سے نیچے کود جاتا ہے اور درخت کی ایک ٹہنی سے بھیڑیے کو مار گراتا ہے۔ وہ مصنف کو بھی نیچے آنے کے لیے اُکساتا ہے لیکن وہ ڈرتے ہوئے تذبذب کا شکار ہوتا ہے۔ آخر کار ہمت کر کے وہ نیچے کود کر اپنے بھیڑیے کو ٹہنی سے مار کر آزادی حاصل کر لیتا ہے۔

تشریح: اب میرا ذہن سوچنے سمجھنے سے بالکل قاصر ہو چکا ہے۔ میری آنکھیں بالکل بند ہیں اور مَیں خود کو پھانسی چڑھنے والے اس مجرم کی طرح سمجھتا ہوں جس کی گردن میں پھانسی کا پھندا ڈالا جا چکا ہے اور مَیں اب صرف لیور کے کھینچے جانے کا انتظار کر رہا ہوں کہ خوشی خوشی موت کے گھاٹ اُتر جاؤں۔ اس وقت مجھے مسلسل صرف اور صرف اپنے ساتھی کی آوازیں آ رہی ہیں جو مجھے کہہ رہا ہے کہ اللہ کے واسطے نیچے اُتر آؤ! تم بھیڑے سے زیادہ طاقت ور ہو۔ بھیڑیا تو صرف تمھارے اندر کا ایک خوف ہے۔ تم ایک ہی وار سے اُسے اپنے راستے سے ہٹا سکتے ہو۔

مشق

الف۔ سبق "بھیڑیا" کے متن کے حوالے سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) ہم دونوں کے ______ اکثر اپنی جگہ خاموش بیٹھے رہتے ہیں:

(الف) اژدہے (ب) مینڈھے (ج) بھیڑیے ✓ (د) چیتے

(ii) ایک دن کافی ______ کے بعد ہم دونوں یہ فیصلہ کرتے ہیں ہم دونوں نیچے اُتریں گے:

(الف) سمجھ بوجھ (ب) تردد (ج) غور و فکر (د) سوچ بچار ✓

(iii) ______ جیسا بڑا بھیڑیا دھڑام سے نیچے گرتا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے مر جاتا ہے:

(الف) گھوڑے (ب) ہاتھی ✓ (ج) شیر (د) چیتے

(iv) میرا ساتھی بھیڑیے کو مارتا ہے:

(الف) بندوق سے (ب) چھوٹی سی شاخ سے ✓ (ج) تیر کمان سے (د) لاٹھی سے

(v) میرے ساتھی نے آزادی حاصل کر لی اپنی:

(الف) بہادری سے ✓ (ب) عقل مندی سے (ج) جرأت و ہمت سے (د) مستقل مزاجی سے

www.ilmkidunya.com

جواب

(i)		(ii)		(iii)		(iv)		(v)	
(i)	(ج)	(ii)	(د)	(iii)	(ب)	(iv)	(ب)	(v)	(الف)

۲۔ سبق ''بھیڑیا'' کے متن کے مطابق دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) درختوں کے نیچے کھڑے کیا غرا رہے تھے؟

جواب: درختوں کے نیچے بھیڑیے کھڑے غرا رہے تھے۔

(ب) اس کہانی میں بلند درخت کس بات کی علامت ہے؟

جواب: مایوسی کے گھپ اندھیرے میں بلند درخت اس بات کی علامت ہے کہ میں محفوظ ہوں اور بھیڑیا میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

(ج) جب گھنے درختوں میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے تو مصنف کو کیا پتا چلتا ہے؟

جواب: جب مصنف کو گھنے درختوں میں کسی اور کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے تو پہلے تو وہ ڈر جاتا ہے پھر اسے پتہ چلتا ہے کہ کوئی اور بھی اپنے بھیڑیے کے ڈر سے چھپا ہوا ہے۔

(د) اس کہانی میں ''بھیڑیا'' کس بات کی علامت ہے؟

جواب: اس کہانی میں بھیڑیا خوف و ہراس کی علامت ہے۔

(ہ) ''میرا ساتھی'' اپنے بھیڑیے کو کس چیز سے ہلاک کرتا ہے؟

جواب: میرا ساتھی اپنے بھیڑیے کو درخت سے توڑی ہوئی چھوٹی سی شاخ سے مارتا ہے۔ اس کا بھیڑیا اسی وقت زمین پر گر کر مر جاتا ہے۔

۳۔ سبق ''بھیڑیا'' کے متن کو مدِ نظر رکھ کر درست بیان کے آگے (✓) اور غلط کے آگے (✗) کا نشان لگائیں۔

جواب:

(الف) جب میں اردگرد دیکھتا ہوں، میرے چاروں طرف بے شمار پودے ہیں۔	✓
(ب) میں بھیڑیے سے خوف زدہ ہوں اور وہ مجھ سے زیادہ طاقت ور ہے۔	✓
(ج) اگر یہ درخت مجھے پناہ نہ دیتا تو بھیڑیا کب کا مجھے ہلاک کر چکا ہوتا۔	✓
(د) جوں ہی رات ہوتی ہے، ایک عجیب سی راحت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔	✗
(ہ) ایک ایک انگ یوں دُکھ رہا ہوتا ہے جیسے کسی نے لاٹھی سے مجھے مارا ہو۔	✗
(و) اس اجنبی نے درخت پر ایک اور شیر کے خوف سے پناہ لے رکھی ہے۔	✗

حروف:

جیسا کہ پہلے ذکر آ چکا ہے کہ حروف کی بہت سی قسمیں ہیں جن میں سے چند ایک کی مختصر وضاحت پہلے آ چکی ہے۔ کچھ ایک کی وضاحت یہاں کی جاتی ہے:

حروفِ تحسین: وہ حروف ہیں جو تحسین و آفرین اور تعریف و توصیف کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً شاباش، بہت خوب، واہ واہ، سبحان اللہ، مرحبا، آفرین ہے وغیرہ۔ حروفِ تحسین کے استعمال کے فوری بعد فجائیہ کی علامت ''!'' لگائی چاہیے۔

حروفِ نفرین: وہ حروف جو نفرت، حقارت یا ملامت کے جذبات کے اظہار کے موقع پر کہے جاتے ہیں۔ مثلاً: توبہ توبہ، لعنت، ہزار لعنت، تھو، اخ تھو، تف، پھٹکار وغیرہ۔

www.ilmkidunya.com

حروفِ ندا: وہ حروف ہیں جو کسی کو ندا یا آواز دینے یا پکارنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً:

- اے دوست! ہم نے ترکِ محبت کے باوجود
محسوس کی ہے تیری ضرورت کبھی کبھی — ناصر کاظمی
- یا رب! دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے، جو روح کو تڑپا دے — علامہ اقبالؒ
- ارے لڑکے! میری بات سنو۔

ان مثالوں میں "اے دوست" اور "یا رب" حروفِ ندا ہیں۔ اسی طرح: ارے بھائی، اجی حضرت، ابے احمق، او جانے والے، یا خدا وغیرہ بھی حروفِ ندا ہیں۔ حروفِ ندا کے بعد حروفِ تحسین کے استعمال کی طرح ندائیہ کی علامت "!" لگائی چاہیے۔

حروفِ انبساط: وہ حروف ہیں جو خوشی اور مسرت و انبساط کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً: واہ واہ، آہاہا، اوہو، اخاہ، ماشاءاللہ، خوب، افسوس، صد افسوس، آہ، دریغا، حسرتا، واحسرتا، اُف، وائے وغیرہ۔

حروفِ تاسف: وہ حروف ہیں جو افسوس اور غم کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً: ہائے ہائے، ہے ہے، ہیہات، حیف، صد حیف، افسوس، صد افسوس، آہ، دریغا، حسرتا، واحسرتا، اُف، وائے وغیرہ۔

حروفِ تاکید: وہ حروف ہیں جو کلام میں تاکید اور زور کا مفہوم پیدا کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثلاً: ہرگز، ضرور، مطلق، بالکل، زنہار، سراسر، سربسر، اصلاً، خود، بھی، سب کے سب، کُل کُلہم، سرتاپا، ہو بہو، ضرور، بھو بالضرور بالضرور، عین وغیرہ۔

۴۔ **درج ذیل جملوں میں سے حرفِ تحسین، حرفِ نفرین، حرفِ ندا، حرفِ انبساط، حرفِ تاسف اور حرفِ تاکید کی نشان دہی کیجیے۔**

جواب:

(الف)	سبحان اللہ! کیا خوب صورت وادی ہے۔	حرفِ تحسین
(ب)	توبہ توبہ! یہ تو عذابِ الٰہی ہے۔	حرفِ نفرین
(ج)	اجی حضرت! میری بات بھی سن لیں۔	حرفِ ندا
(د)	ماشاءاللہ! کیا زبردست گھر بنایا ہے۔	حرفِ تحسین
(ہ)	افسوس صد افسوس! میری ٹانگ ٹوٹ گئی۔	حرفِ تاسف
(و)	مجھے اس چیز کی مطلق کوئی ضرورت نہیں۔	حرفِ تاکید

۵۔ **اِعراب کی مدد سے درست تلفظ واضح کریں۔**

آسائش مجرم بے سود غرانا پھندا جلاد سنسنی مسکن

جواب: آسائش مُجرِم بے سُود غُرّانا پھندا جلّاد سنسنی مسکن

۶۔ **ان الفاظ کے مترادف لکھیں۔**

اذیت درخت خواہش ہلاک کرنا جرأت چابک خوف زدہ خاموش غصہ خوف ناک

جواب:

الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف
اذیت	تکلیف	درخت	شجر

www.ilmkidunya.com

خواہش	تمنا
جرأت	ہمت
خوف زدہ	دہشت زدہ
غصہ	ناراضی

ہلاک کرنا	مار دینا
چابک	چھانٹا
خاموش	چُپ
خوف ناک	ڈراؤنا

۷۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیں۔ اُترنا کم بخت آزادی طاقت ور اُونچا حاضر عالِم آسان زندگی تھوڑا

جواب:

الفاظ	متضاد
اُترنا	چڑھنا
آزادی	غلامی
اُونچا	نیچا
عالِم	جاہل
زندگی	موت

الفاظ	متضاد
کم بخت	خوش بخت
طاقت ور	کمزور
حاضر	غیر حاضر
آسان	مشکل
تھوڑا	بہت

۸۔ درج ذیل انگریزی اقتباس کے اصل معانی و مفہوم اور مقاصد کو برقرار رکھتے ہوئے اُردو میں ترجمہ کریں۔

Wolves are found in a variety of habitates, ranging from the frozen Arctic regions to the dense forests of North America, and even into deserts and grasslands. They are highly adaptable animals, able to survive in diverse climate zones. In their natural habitat, wolves play a critical role as apex predators. Despite their critical ecological role, wolves face numerous threats from human activities, including habitat distruction, hunting, and conflicts with livestock farming. Conservation efforts are essential to protect these megnificent creatures and ensure that they continue to roam the wild landscapes they call home.

سرگرمیاں:

- طلبہ انٹرنیٹ سے بھیڑیے کی ایک رنگین تصویر حاصل کریں، اُسے چارٹ پر لگائیں اور اُس کے بارے میں ایک مضمون لکھیں۔

اشاراتِ تدریس:

۱۔ اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ ملک کے ہر خطے میں لوک کہانیاں سُنی اور سُنائی جاتی ہیں جو بالعموم اُس خطے کے لوگوں کی ثقافت کی عکاس ہوتی ہیں۔

۲۔ طلبہ کو بتائیں کہ بھیڑیا خوں خوار ہونے کی علامت ہے اور بیش تر طور پر اس جانور کو سدھانا تقریباً ناممکن ہے۔

۳۔ اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ انگریزی کے شہ پاروں کو اُردو میں ترجمہ کرتے وقت لفظی ترجمہ نہیں کرتے بلکہ رَواں ترجمہ کرتے ہیں۔

۴۔ طلبہ کی معلومات میں اضافہ کرتے ہوئے اُنھیں بتائیں کہ ترکیہ پاکستان کا ایک دوست ملک ہے جہاں کا قومی جانور بھیڑیا ہے۔

www.ilmkidunya.com

اضافی معروضی سوالات

(1) مصنف کو اپنے اردگرد نظر آیا:

(الف) بانسوں کا جنگل (ب) درختوں کا جنگل ✓ (ج) گاڑیوں کا جنگل (د) انسانوں کا جنگل

(2) یہ کم بخت ________ مجھے نیچے اُترنے ہی نہیں دیتا:

(الف) کتا (ب) شیر (ج) اُونٹ (د) بھیڑیا ✓

(3) آزادی حاصل کرنے کے لیے بہت زیادہ دینی پڑتی ہے:

(الف) دولت (ب) خوشی (ج) قربانی ✓ (د) کمائی

(4) دوسرے درخت پر اُسے نظر آیا ایک:

(الف) پرندہ (ب) مچھر (ج) جگنو (د) آدمی ✓

(5) میرا مسکن ہے ایک:

(الف) کمزور درخت پر (ب) جھاڑی پر (ج) جادو کے درخت پر ✓ (د) بانس کے درخت پر

(6) اب درخت پر وقت گزارنا مشکل تھا:

(الف) شام (ب) صبح کا (ج) سہ پہر کا (د) رات کا ✓

(7) نصاب میں شامل سبق ''بھیڑیا'' صنف کے لحاظ سے ہے:

(الف) ناول (ب) خاکہ (ج) افسانہ (د) کہانی ✓

(8) آدمی خوف زدہ رہتا تھا اپنے:

(الف) کتے سے (ب) چوکیدار سے (ج) پڑوسی سے (د) بھیڑے سے ✓

(9) اس کے ساتھ والے درخت کے آدمی نے مار ڈالا:

(الف) اپنا دوست (ب) اپنا ساتھی (ج) اپنا بھیڑیا ✓ (د) اپنا استاد

(10) خوف کی وجہ سے میرا ذہن ہے بالکل:

(الف) حیران (ب) پریشان (ج) پشیمان (د) ماؤف ✓

(11) آخر کار میں نے دل میں ٹھان لی ہے:

(الف) نجات پانے کی (ب) آزادی حاصل کرنے کی (ج) دولت کمانے کی ✓ (د) دور دراز جانے کی

(12) درخت پر بیٹھا شخص بھیڑے کو مارتا ہے ایک:

(الف) ڈنڈے سے (ب) کلہاڑے سے (ج) زہر سے (د) درخت کی چھوٹی سی ٹہنی سے ✓

جواب

(1)	(ب)	(2)	(د)	(3)	(ج)	(4)	(د)	(5)	(ج)	(6)	(د)
(7)	(د)	(8)	(د)	(9)	(ج)	(10)	(د)	(11)	(ج)	(12)	(د)

www.ilmkidunya.com

اضافی مختصر سوالات

www.ilmkidunya.com

(1) فاروق سرور کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: فاروق سرور 25 مئی 1963 ء کو کوئٹہ میں پیدا ہوئے۔

(2) فاروق سرور کس پیشے سے منسلک تھے؟

جواب: فاروق سرور وکالت کے پیشے سے منسلک تھے۔

(3) فاروق سرور کو کہانیاں لکھنے کا شوق کس عمر سے تھا؟

جواب: انہیں کہانیاں لکھنے کا شوق بچپن ہی سے تھا۔

(4) اب تک فاروق سرور کی کتنی کتابیں چھپ چکی ہیں؟

جواب: فاروق سرور کی اب تک سترہ کتابیں چھپ چکی ہیں۔

(5) فاروق سرور کتنی صنفوں پر عبور رکھتے ہیں؟

جواب: انہیں افسانہ نگاری، ناول نگاری، کالم نگاری اور ترجے پر بھی عبور حاصل ہے۔ اس کے علاوہ ریڈیو اور ٹی۔ وی ڈراموں کے اداکار بھی ہیں۔

(6) بھیڑیا اس افسانے میں کس چیز کی علامت ہے؟

جواب: بھیڑیا خوف کی علامت ہے۔ دراصل مصنف اس ظالم اور طاقتور طبقے پر طنز کرتا ہے جو کمزوروں پر مسلسل ظلم کرتا ہے۔

(7) بھیڑیا کس انداز میں ان پر حملہ آور ہونے کی کوش کرتا ہے؟

جواب: بھیڑیے پر جنون طاری ہو تو وہ درخت کے تنے پر دانت اور پنجے مارتا اور خوف ناک انداز میں غراتا۔

(8) مصنف نے اپنے مسکن کو جادو کا درخت کیوں کہا؟

جواب: اس درخت پر اسے بنیادی ضروریات زندگی سب حاصل ہوتی ہیں لہذا اس نے اس درخت کو جادو کا درخت کہا ہے۔

(9) افسانے کا مرکزی کردار ہر چیز کے ہوتے ہوئے بھی بے چین کیوں تھا؟

جواب: ہر چیز کے ہوتے ہوئے بھی مسلسل کسی نہ کسی خوف میں مبتلا رہتا تھا۔ اسے آزادی حاصل نہیں تھی اسی لیے وہ ہر وقت بے چین سا رہتا تھا

(10) ایک روز صبح اس جنگل میں اس آدمی کو کیا آواز سنائی دیتی ہے؟

جواب: ایک صبح اچانک ہی اسے درخت کے گھنے پتوں کی سرسراہٹ سنائی دیتی ہے۔ دیکھتا ہے کہ ایک اور آدمی پناہ لیے ہوئے ہے۔

(11) آسائشوں کے ہونے کے باوجود دونوں آدمی خوش کیوں نہیں تھے؟

جواب: آسائشوں کے ہونے کے باوجود وہ دونوں جبر اور اکتاہٹ کا شکار تھے۔ لہذا وہ خوش نہیں تھے۔

(12) درخت پر بیٹھے آدمی بھیڑیے کی کس بات پر حیران تھے؟

جواب: وہ لوگ بھیڑیوں کی باہمی لاتعلقی پر حیران تھے۔ کیوں کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے اجنبی رہتے تھے۔

(13) بھیڑیے کے بارے میں سوچ کر آدمی کو کیا محسوس ہوتا ہے؟

جواب: بھیڑیے کے بارے میں سوچ کر خوف کے مارے اس آدمی کے پسینے چھوٹ جاتے ہیں۔

(14) بھیڑیے کا مرکزی کردار درخت سے نیچے کیوں نہیں کود سکتا؟

جواب: وہ شخص اپنے آرام اور بزدلی کی وجہ سے نیچے نہیں کود سکتا اور اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے۔

(15) کیا دوسرے بھیڑیے کا پہلے آدمی سے تعلق ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں! دوسرے بھیڑیے کا پہلے والے آدمی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

(16) کیا ظلم کو صرف اور صرف بددعاؤں سے روکا جا سکتا ہے؟

جواب: ہرگز نہیں! یہ قدرت کا اصول ہے کہ ظلم صرف اور صرف زورِ بازو سے روکا جا سکتا ہے۔

(17) درخت پر بیٹھا دوسرا شخص بالآخر اپنے خوف سے کیسے چھٹکارا حاصل کرتا ہے؟

جواب: درخت پر بیٹھا شخص بالآخر ہمت کر کے درخت سے نیچے کود جاتا ہے۔

(18) درخت کی پتلی چھوٹی سی شاخ کس چیز کی علامت ہے؟

جواب: درخت کی پتلی اور چھوٹی سی شاخ دراصل ہمت اور دلیری کی علامت ہے۔

(19) اس شاخ سے مرکزی کردار کیا کام لیتا ہے؟

جواب: مرکزی کردار ہمت جٹا کر اس شاخ سے آخر کار بھیڑیے کو مار گراتا ہے۔

(20) مرکزی کردار کس چیز کے لیے تڑپ رہا تھا؟

جواب: مرکزی کردار زندگی میں آزادی کے لیے تڑپ رہا تھا۔

(21) مرکزی کردار کا ساتھی اپنے خوف پر قابو پانے کے لیے کیا نصیحت کرتا ہے؟

جواب: مرکزی کردار کا ساتھی خوف پر قابو پانے کے لیے اسے نصیحت کرتا ہے کہ وہ درخت سے نیچے اُترے۔ وہ کہتا ہے کہ بھیڑیا بہت کمزور ہے تم آسانی سے اسے ہلاک کر دو گے۔

(22) بھیڑیا معمولی سی شاخ سے کیوں کر مر جاتا ہے؟

جواب: بھیڑیا معمولی شاخ سے اس لیے مر جاتا ہے کہ حقیقت میں وہ بہت کمزور ہوتا ہے جو بے وجہ ہی اس آدمی کے حواسوں پر سوار رہتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com